فون نمبر ۹۴ تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

REGD. No. L. 5254

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز چہارشنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۲۸ شوال ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۴ امان ۱۳۴۱ ہش | ۴ اپریل ۱۹۶۲ء | نمبر ۷۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۳ اپریل بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ضعف کی کچھ تکلیف رہی جو شام کو نسبتاً زیادہ ہو گئی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

آزادی کے تحفظ کیلئے مشرقی اور مغربی پاکستان میں باوقار رفاقت ضروری ہے

محبِ وطن اور دیانتدار عناصر پاکستانی عوام کی راہنمائی کا فرض ادا کریں (صدر ایوب)

ڈھاکہ ۳ اپریل۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ ملک کی سالمیت آزادی اور خود مختاری کے تحفظ کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان باوقار رفاقت کو برقرار رکھا جائے جو پُر خلوص دوستی پر مبنی ہو۔ آپ نے مقامی صحافیوں سے ایوان صدر میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ عوام کو ایسے لوگوں سے خبردار رہنا چاہیئے۔ جو ملک کو کمزور کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ اخبارات اور محب وطن پاکستانیوں کو چاہیئے کہ وہ عوام کو وطن دشمن عناصر کی سرگرمیوں سے آگاہ کریں۔

صدر نے بھارتی کمیونسٹوں کی خطرناک سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے مشرقی پاکستان کے عوام کو خبردار کیا کہ ان علاقوں کے کمیونسٹوں کے اشارہ پر کام کرنے والوں کی سرگرمیاں ملک کے لئے انتہائی خطرناک ہیں۔ آپ نے کہا کہ ماضی میں مشرقی پاکستان حلقۂ کلکتہ کا طفیلی علاقہ بنا رہا ہے۔ اس لئے سرحد پار کے ان عناصر کی طرف سے مشرقی پاکستان کی سرزمین کو دوبارہ اپنے طفیلی علاقہ کے طور پر استعمال کرنے کی کوششوں پر کسی کو تعجب نہیں ہونا چاہیئے۔

انہوں نے مشرقی پاکستان کے عوام سے کہا کہ آپ کو جغرافیائی حالات ہمیشہ پیش نظر رکھنے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ کو مطالبات پیش کرنے کا حق ہے لیکن ایسے مطالبات پیش نہ کرنے چاہئیں جو ملک کے وسیع تر مفادات اور سالمیت کے خلاف ہوں۔

صدر نے کہا فوجی اعتبار سے مغربی پاکستان سے مشرقی پاکستان کی حفاظت کی جا سکتی ہے۔

اور یہی وجہ ہے کہ بھارت کی ۸۵ فیصد فوج مغربی سرحد پر متعین ہے۔ آپ نے کہا کہ مغربی صوبہ کی سرحد پر اتنی بڑی تعداد میں بھارتی فوجوں کے اجتماع سے جو خطرہ پیدا ہو گیا ہے آپ اسے فراموش نہ کریں۔ دونوں صوبوں کے درمیان مضبوط رشتہ اور رفاقت کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے صدر نے کہا جب تک دونوں صوبوں کے عوام کے درمیان قابل اعتماد دوستی کا رشتہ موجود نہ ہو۔ اس وقت تک آزادی اور خود مختاری کو برقرار رکھنا ممکن نہیں۔ انہوں نے مشرقی پاکستان کے عوام کو یقین دلایا۔ کہ مغربی پاکستان کے عوام ان کے بہترین دوست ہیں اور ان میں مغربی پاکستان کے شمالی علاقوں کے وہ بہادر لوگ بھی موجود ہیں جن کی جرأت اور فوجی کارکردگی کا لوہا دنیا تسلیم کر چکی ہے۔

آپ نے محب وطن اور دیانتدار پاکستانیوں سے عوام کی راہنمائی کا فرض سنبھالنے کی اپیل کی۔ آپ نے کہا کہ ریاست عوام کی صحیح راہنمائی کے لئے تدبر اور فراست کا وجود انتہائی ضروری ہے۔

منگلا بند کی تعمیر کا کام اس ماہ کے آخر میں شروع ہو جائیگا

امریکہ، کینیڈا اور برطانیہ کے ماہر انجینئر اور مشیر منگلا پہنچ گئے

راولپنڈی ۳ اپریل۔ دریائے جہلم پر دو ارب ۴۰ کروڑ روپے کی لاگت سے منگلا بند کے منصوبے کی تعمیر کا کام اس ماہ کے آخر میں شروع ہو جائے گا۔ جبکہ کھدائی اور زمین ہموار کرنے والی بھاری مشینری کی پہلی کھیپ پہنچ جائے گی۔ اس عظیم کثیر المقاصد منصوبے کے پہلے مرحلہ میں پانچ زمین دوز سرنگوں کی کھدائی بھی شامل ہے۔ ہر سرنگ ۴۰ فٹ قطر اور ۲ ہزار فٹ لمبی ہوگی یہ سرنگیں ۱ ہزار فٹ لمبے بند کی تعمیر کے لئے دریا کی تہ خشک کرنے میں مدد دیں گی۔ دنیا کے اس عظیم ترین بند کی اونچائی ۳۸۰ فٹ ہوگی۔ منگلا بند ۱۹۶۵ء میں مکمل ہونے پر ایک سو مربع میل جھیل میں ایک دن لاکھ ایکڑ فٹ پانی کا ذخیرہ کرے گا۔

یہ پانی ان علاقوں کی الحاقی نہروں کے نظام کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ جن کا انحصار پہلے آبپاشی کے لئے راوی، ستلج اور بیاس کے دریاؤں پر تھا۔ منگلا میں نصب بجلی کے جنریٹرد سے ۳۰ لاکھ کلو واٹ بجلی پیدا ہوگی۔ دریں اثناء دریائے جہلم کے بائیں کنارے پر منگلا ایک بارونق قصبہ بن گیا ہے۔ غیر ملکی انجینئروں، مشیروں اور ٹھیکیداروں کے نمائندوں کی پارٹیاں پہلے ہی منگلا پہنچ چکی ہیں۔ اور وہ کئی ہزار پاکستانی مزدوروں اور انجینئروں کے ہمراہ کھدائی کی مشینری پہنچنے کا انتظار کر رہی ہیں۔ غیر ملکی انجینئر امریکہ، کینیڈا اور برطانیہ سے آئے ہیں۔

الجزائری سفیر کراچی واپس پہنچ گئے

کراچی ۳ اپریل۔ پاکستان میں الجزائری سفیر مسٹر محمد کیلو مغربی پاکستان کے دو ہفتے کے دورے کے بعد کل کراچی واپس پہنچ گئے۔ اس دورے کے دوران آپ راولپنڈی بھی گئے۔

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی علالت

ربوہ ۳ اپریل۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی طبیعت ہائی بلڈ پریشر اور دل کی تکلیف کی وجہ سے بدستور ناساز ہے۔ ٹانگوں میں کمزوری اور بے چینی کی بھی شکایت ہے۔ احباب جماعت شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

درآمدی گندم کی قیمت میں کمی

لاہور ۳ اپریل۔ سرکاری اعلان کے مطابق آٹھ اپریل سے درآمدی گندم کی قیمت میں دو روپے من کی کمی کر دی گئی ہے۔ اس تخفیف کے نتیجہ میں اب درآمدی گندم ۱۳ روپے بانوے پیسے فی من اور صوبے کے باقی علاقوں میں چودہ روپے من کے حساب سے جاری کی جائے گی۔ ان نرخوں میں بوری کی قیمت بھی شامل ہوگی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ حکومت نے صوبے میں گندم کی اطمینان بخش پیداوار کے پیش نظر درآمدی گندم کی قیمتوں میں کمی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

پنڈت نہرو لنکا جائیں گے

نئی دہلی ۳ اپریل۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو اس سال کے وسط تک لنکا کا دورہ کریں گے۔ تاہم ابھی تک اس دورے کی کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی۔ کولمبو میں بھارتی ہائی کمشنر مسٹر بی کپور نے کہا کہ پنڈت نہرو نے اپنے دورہ کے دوران کولمبو میں آیورویدک مرکز کا افتتاح کرنا منظور کر لیا ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۴ر اپریل ۶۲ء

آج مسلمانوں کی یہ حالت کیوں ہے؟

روزنامہ دعوت دہلی رقمطراز ہے :-

"شاید ہماری طرح آپ کو بھی بعض مسلمان نوجوانوں کا تجربہ ہو جو فخر کے ساتھ کہا کرتے ہیں کہ ہم فلاں جگہ گئے مگر کسی نے شناخت نہیں کیا کہ ہم مسلمان ہیں۔ ہم نے دوسروں کی باتیں سنیں۔ دوسرے ہمیں اپنی باتیں سناتے رہے یہ سمجھ کر کہ ہم بھی ان کے ہم مذہب ہیں گویا اگر ہم کسی جگہ جائیں اور کسی پر ہمارا مسلمان ہونا ظاہر نہ ہو تو یہ بھی کوئی قابل فخر بات ہے۔ دو سال کا عرصہ ہوا۔ ایک صاحب سے ملاقات ہوئی۔ یہ صاحب کسی زمانے میں ایک ماہنامہ بھی نکالتے تھے اور پھر ایک جگہ ایک اچھے کارکن کی حیثیت سے مقرر بھی ہوئے۔ دوران ملاقات میں اپنی گذشتہ بیکاری پر تبصرہ کرتے رہے۔ اور پھر کسی موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے بولے کہ بھئی مجھے تو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوئے شرم آتی ہے۔ میں نے کہا۔ مگر مجھے اپنے مسلمان ہونے پر فخر ہے اور ہر مسلمان کو فخر ہونا چاہیئے۔ ہم مسلمان کی حیثیت سے ہندوستان میں، فرانس میں، برطانیہ اور امریکہ میں، ہالینڈ اور سوئٹزرلینڈ میں، روس اور چین میں سینہ تان کر اور گردن بلند کر کے چلیں گے۔ شرم اس کو آئے جو چور ہو یا جس کا اثاثہ مانگا تانگا ہو یا جس کا تمدن فرو تر اور شرم ناک ہو۔ اسلام اور مسلمانوں نے دنیا کو بہت کچھ دیا ہے اور وہ ہماری ممنون احسان ہے۔ البتہ اس فخر کے ساتھ ہمیں اس سچائی کا اعلان بھی کر دینا چاہیئے کہ ہمارا کردار اسلام کو ناپنے کا کوئی پیمانہ نہیں۔ ہم اسلام سے دور جا پڑے ہیں۔ اور ہم نے اسلامی حدود کو توڑ کر ذلت و نکبت کو دعوت دی ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوئے شرم آنے لگے۔"

اسکے بعد لکھتا ہے :-

"جن لوگوں کی طرف اوپر اشارہ کیا گیا ہے ان میں سے کسی نے کہا تھا کہ تمہارا مسلمان ہونا قابل شرم ہے ؟ ریلوں میں، بسوں میں، جلسوں میں، تقریبوں میں کوئی شخص کسی مسلمان سے نہیں کہتا کہ آپ کو اپنے مسلمان ہونے پر شرم کرنی چاہیئے یا آپ اپنا مذہب تبدیل کر دیں۔ یا کم از کم ایسی پوزیشن میں رہیں کہ شناخت نہ کئے جا سکیں جب ایسے مسلمانوں سے کوئی بھی تعرض نہیں کرتا اور پھر احساس کہتری کا یہ عالم ہے تو اس وقت ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جب خدانخواستہ کسی وقت ان سے یہ کہا جائے گا کہ آپ مسلمان بن کر بازاروں میں نہ نکلیں اور آپ کی شکل و صورت ایسی ہو کہ کوئی آپ کو مسلمان کی حیثیت سے شناخت نہ کر سکے۔ مگر یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ یہ داستان چند گمراہ اور مفاد پرست نوجوانوں کی ہے اور ان ہی کے لئے یہ سطور لکھی گئی ہیں ورنہ بحمد للہ عام مسلمانوں کو نہ صرف اپنے مسلمان ہونے پر فخر ہے بلکہ انہیں یقین ہے۔ موجودہ حالت عارضی ہے۔ اسلام سربلندی کے لئے پیدا ہوا ہے اور مسلمان نہ صرف اسلام کی بخشی ہوئی اخلاقی قدروں کا حامل ہے بلکہ انسانی قدروں کا علمبردار بھی ہے۔ یہاں صرف یہ ظاہر کرنا مقصود ہے۔

آخر میں دہلوی معاصر تحریر کرتا ہے :-

"جن نوجوانوں کو گو ان کی تعداد کم ہی کیوں نہ ہو احساسات کا مرض لگ چکا ہے اگر ان کی تشخیص کی جائے تو صاف دکھائی دیگا کہ ان کا اصل مرض نفسا نفسی اور مفاد پرستی کے سوا کچھ نہیں۔ یہ وہی نوجوان ہیں جو اکثریت کو خوش کر کے کچھ نہ کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔۔ کچھ ایسے بھی ہیں ۔۔ جو ذہن کے مریض ہیں اور ان پر کسی نہ کسی قسم کا خوف طاری رہتا ہے۔ لیکن ہم مسلمانوں کے نوجوان طبقے سے یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ

قوموں اور ملکوں کا رُخ بدلتے
میں نوجوانوں کی قوتِ ایمانی ہی
ہمیشہ کام آتی ہے ۔۔۔

اگر ان کے اندر یہ جوہر موجود ہو تو وہ نہ تو خود گمراہ ہوں گے اور نہ دوسروں کے لئے گمراہی کا سامان کریں گے اور احساس کہتری کے منصوبہ کو کسی دریا کی نذر کر دیں گے۔

لیکن اگر انہوں نے جدوجہد کے موقع پر محض تماشائی کی حیثیت اختیار کی اور بین الاقوامی دنیا میں مکمل کردار کا ثبوت نہ دے سکے تو وہ دیکھنے کے نوجوان ہیں کردار کے غازی نہیں۔ نوجوانوں کے سینوں کا شعلہ راکھ میں تبدیل نہ ہونا چاہیئے۔ کوئی چنگاری تو ایسی موجود رہے جو ایمان و یقین پیدا کرنے کے لئے کام دے سکے اور اسکی روشنی میں انہیں اپنا واضح نظریہ صاف طور پر نظر آتا رہے۔"

"دعوتِ دہلی" جیسا کہ ظاہر ہے بھارت کے مسلمانوں کا اخبار ہے اور جیسا کہ اس نے کہا ہے کہ

یہ نوجوان اکثریت کو خوش کر کے
کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔

اس نے یہاں صرف بھارت کے مسلمان نوجوانوں کا نقشہ کھینچا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ حالت صرف بھارت کے مسلمانوں کی ہے کہ وہ اسلام کا نام لیتے ہوئے شرماتے ہیں۔ حقیقت اسکے خلاف ہے۔ آج تمام اسلامی دنیا میں پھر جائیے آپ کو ملک کے نوجوانوں کی اکثریت اسی رنگ میں رنگی ہوئی نظر آئے گی۔ اس سے بھی بڑھ کر آپ دیکھ رہے ہیں کہ نہ صرف انفرادی سطح پر بلکہ اسلامی قوموں کی قومیں اسلامی اصولوں کو مغربی نظریات پر قربان کر رہے ہیں۔ سرمایہ داری اور کمیونزم کی جیسی جنگ مغربی ممالک میں لڑی جا رہی ہے خود اسلامی ممالک میں بھی اسی جوش و خروش سے یہ جنگ شروع ہو چکی ہے۔ پاکستان۔ افغانستان۔ ایران۔ عرب۔ مصر۔ مراکو تک انڈونیشیا وغیرہ تمام اسلامی ممالک یورپ ہی کی نقالی کر رہے ہیں۔ البتہ یہ درست ہے کہ کہیں کہیں سے اسلام کی آواز بھی آجاتی ہے۔ مگر اس کا اثر کوئی نہیں ہو رہا اور مسلمان نوجوان روز بروز اسی طوفان نوح میں غرق ہوتے چلے جاتے ہیں۔

پھر آپ دیکھیں گے کہ یہ حالت مسلمان نوجوانوں تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ بچے جوان اور بوڑھے سب ایک ہی ڈگر پر چلے جا رہے ہیں۔ اسکی وجہ کیا ہے "دعوت" ہی نے وہ وجہ بھی دبی زبان سے بیان کر دی ہے۔ لکھتا ہے :-

"جب کوئی طبقہ اپنے مسلک کو فراموش اور اپنی منزل کو گم کر دے تو اسکے نوجوان ایسے ہی امراض کا شکار ہو جاتے ہیں اور ان میں خود بے زاری، پریشانی، ذہنی الجھن اور یقین کی کمی جیسے امراض جڑ پکڑ جاتے ہیں۔ جب ملی مزاج میں انتشار پیدا ہوتا ہے تو اس سے منافقانہ طرز عمل کو شہ ملتی ہے اور پھر فکری زوال شروع ہو جاتا ہے۔ مسلمانوں نے ایک واضح نظریہ کی بنیاد پر انسانیت کو حق کی دعوت دی ہے جب تک اس دعوت کا اعادہ نہ ہوگا فکری انتشار سے بھی نجات نہ مل سکیگی۔"

یہ وجہ بالکل صحیح ہے مگر سوال یہ ہے کہ مسلمانوں کی ایسی حالت کیوں ہو گئی ہے اور اس دعوت کا اعادہ کس طرح ہو سکتا ہے تاکہ فکری انتشار سے مسلمان بچوں۔ نوجوانوں اور بوڑھوں کو نجات مل جائے آخر اس نظریہ کا اعادہ کس طرح ہو سکتا ہے جس کی بنیاد پر مسلمان پھر انسانیت کو حق کی دعوت دے سکیں ؟ آئیے اس پر تھوڑا سا غور کریں۔

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون

یعنی ہمیں نے ذکر کو اتارا ہے اور ہمیں اس کے حافظ ہیں۔ سوال ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ وعدہ بھلا دیا ہے۔ کیا اللہ تعالےٰ نے اپنے "ذکر" کی حفاظت چھوڑ دی ہے ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس نے چھوڑی ہے یا نہیں مگر آج تمام دنیا کے مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہو گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ اب اسلام کی اشاعت میں کوئی دلچسپی نہیں لیتا۔ اس نے "ذکر" اتار دیا ہے اور بس۔ خود مندرجہ بالا آیہ کے متعلق اب عام مسلمان کو تو چھوڑیئے اہلِ علم حضرات کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ معجزہ صرف قرآن کریم کی ظاہری حفاظت تک ہی ہے۔ یعنی قرآن کریم کے حفاظ ہمیشہ ہوتے رہیں گے۔ پریس ایجاد ہو چکا ہے اب کلام اللہ میں تحریف و تبدل کا کوئی خطرہ نہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا اللہ تعالےٰ کی حفاظت کا صرف یہی مطلب ہے ؟ اگر یہی مطلب ہے تو پھر مسلمانوں کی ایسی حالت کیوں ہے۔ وہی قرآن کریم اب بھی موجود ہے جو صحابہ کرامؓ کے وقت موجود تھا۔ پھر مسلمان صحابہ کرامؓ کی طرح اس سے استفادہ کیوں نہیں کرتے ؟ ہزاروں کیا لاکھوں اہلِ علم حضرات جو تفسیر و فقہ دین کے ماہر ہیں ساری دنیائے اسلام میں موجود ہیں ہزاروں مدارس اور مکاتب درس و تدریس کا کام کر رہے ہیں۔ سینکڑوں ہزاروں مصلحین کھڑے ہوتے ہیں مگر ؎

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

آخر کیا وجہ ہے کہ اثر نہیں ہوتا۔ وجہ یہی ہے کہ مسلمانوں خاص کر اہلِ علم حضرات کا اللہ تعالےٰ کے وعدہ پر ایمان نہیں رہا ان کا عقیدہ یہ ہو گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ کو فروغ اسلام سے کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ اب وہ کوئی انسان مبعوث نہیں کرے گا جو اس دعوت کا اعادہ کرے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوت تھی ؟

(باقی)

درخواستِ دعا

میری اہلیہ قریباً چھ ماہ سے بہت بیمار ہیں صحت بہت کمزور ہو گئی ہے سب بزرگان سلسلہ و احباب کرام و درویش احباب قادیان کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ مولا کریم انکو سب عوارض سے شفا کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ خاکسار اللہ بخش ریٹائرڈ پوسٹماسٹر راولپنڈی

ماریشس میں تبلیغ اسلام

پبلک جلسوں - ریڈیو - لٹریچر اور اخبار کے ذریعہ اشاعت اسلام

نئی مساجد اور نئے کالج کا قیام

از مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

ماریشس بحر ہند میں ایک جزیرہ ہے جس کا کل رقبہ ۷۲۰ مربع میل ہے۔ یہاں پر جماعت احمدیہ کے قیام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین صحابہ (۱) حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ بی۔ اے (۲) حضرت حافظ عبید اللہ صاحبؓ (۳) حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ کو شاندار طور پر کام کرنے کا موقعہ ملا ہماری جماعت جزیرہ کے مختلف حصوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ روزہل ایک اہم ٹاؤن ہے جو ملک کے گنجان آباد علاقہ کے قریباً وسط میں واقع ہے اور جماعت ہائے احمدیہ ماریشس کا مرکز ہے۔ جہاں حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ نے ۱۹۲۳ء میں "دار السلام" کے نام سے احمدیہ مسجد تعمیر فرمائی۔ اور اس کے بعد یہی احمدیہ مرکز بن گیا۔ ابتدا میں یہ مسجد لوہے لکڑی اور ٹین سے بنائی گئی تھی۔ جس کا رقبہ مشکل ۳۰×۲۰ فٹ تھا اور جس میں حسب ضرورت بعد میں توسیع ہوتی چلی گئی۔ مگر اس بلڈنگ کو طوفان یا دوبارہ جو اس علاقہ میں بہت کثرت سے آتے ہیں۔ نقصان پہنچاتے رہتے تھے۔ اس لئے ۸ جنوری ۱۹۶۱ء کو ایک فنڈ قائم کرنے کی تجویز خاکسار نے جماعت کے سامنے رکھی۔ جس پر احباب جماعت نے دل کھول کر حصہ لیا۔ دوران سال میں مجلس عمل نے مرکز کی منظوری سے اس فنڈ سے دار السلام بلڈنگ کو از سر نو وسیع پیمانہ پر سیمنٹ سے تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا نقشہ کو جلد بنوانے میں دو درجن دل چسپی اور فرینچ دوستوں نے مدد کی اور ۲۵ اگست ۱۹۶۱ء کو جلسہ عید میلاد النبی کے معاً بعد آنریبل مسٹر Vele Goovinden ممبر آف لیجسلیٹو کونسل نے مسلمانوں۔ ہندوؤں۔ عیسائیوں اور احباب جماعت کے اجتماع میں نئے دار السلام کی بنیادوں کو کھودنے کا افتتاح کیا۔ اور یہ مختصر سی رسم اجتماعی دعا پر ختم ہوئی۔ یہ رسم تو ادا ہوئی۔ جس کی شہرت اخباروں میں بھی ہوئی۔ مگر اتنی بڑی بلڈنگ کو جس کے لئے کم از کم لاکھ ڈیڑھ لاکھ روپے کی ضرورت تھی۔ اور پھر ختم کرنے کے لئے قلیل مدت باقی رہ گئی تھی شروع کرنے کے لئے جماعت کی مجلس عمل کا حوصلہ نہ پڑتا تھا۔

بہر حال بلڈنگ کے لئے ایک سب کمیٹی بھائی احمد یداللہ صاحب ہوسی کی صدارت میں قائم کر دی گئی۔ جس نے یہ فیصلہ کیا کہ ہمیں بلڈنگ کو بنانا ہے خواہ پیسہ ہو یا نہ ہو اور کوشش کی جائے کہ زیادہ سے زیادہ کام احباب جماعت بذریعہ وقار عمل کریں۔

اس فیصلہ کے مطابق ۳ ستمبر کو بعد نماز عصر کھدائی کا کام باقاعدہ شروع کر دیا گیا۔ جس میں چند دوستوں نے شوق سے حصہ لیا۔ دوستوں کی قلیل تعداد کو دیکھ کر کسی کو بھی خیال نہ آتا تھا کہ یہ بلڈنگ ہم بنا سکیں گے۔ مگر جب اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو۔ تو پھر کوئی بھی کام ناممکن نہیں ہوا کرتا۔ احباب دعاؤں پر زور دیتے رہے اور آہستہ آہستہ زیادہ تعداد میں احباب نے وقار عمل میں حصہ لینا شروع کیا۔ جو ہر روز بعد نماز عصر تا عشاء ہوتا تھا اور ہفتہ و اتوار کو صبح سے لے کر شام تک ہوتا تھا۔ احباب جماعت ایک طرف بنیادیں کھودنے کا کام کرتے تو دوسری طرف پرانی بلڈنگ کو گرانے کا کام بھی کرتے رہے اور ساتھ ساتھ حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل والی دعا ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم بھی پڑھتے جاتے۔ آہستہ آہستہ ۹ دسمبر کی رات بھی آن پہنچی جبکہ ہمیں گراؤنڈ فلور پر چھت ڈالنی تھی۔ یعنی ۶۲×۶۲ فٹ کا رقبہ پتھر، ریت اور سیمنٹ سے بھرنا تھا۔ عصر کے وقت سے خدام اور انصار کے علاوہ اطفال کی تعداد بڑھنی شروع ہوئی شام کے ۶ بجے کام شروع کیا گیا۔ لجنہ کی ممبرات نے جو کام سے محرومی کا احساس کر رہی تھیں عمدہ عمدہ کھانے پکا کر کام کرنے والوں کا حوصلہ بڑھایا۔ اور اس طرح نئے دار السلام کی تعمیر میں نہ صرف احمدی عورتوں نے مالی امداد کی بلکہ ایک لحاظ سے انہوں نے کام میں بھی حصہ لے لیا۔ یہ رات وقار عمل میں شامل ہونے والے احمدیوں کے ایمان بڑھانے کا موجب بنی اور صبح ۸ بجے جب کام ختم ہوا تو ہر ایک کی زبان پر تھا کہ آج اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے یہ کام ختم کروا دیا ورنہ ہم لوگوں کی ہمت تو رات کے ۱۲ بجے ہی ختم ہو گئی تھی۔ سامان تعمیر کی فراہمی کے لئے پیسہ کی بہت ضرورت تھی۔ جس کے لئے بلڈنگ کمیٹی کے فنانس سیکشن نے مسٹر جمعہ خان کی سرکردگی میں خوب کام کیا۔ اور گھر گھر پھر کر فوری ضروریات کو پورا کیا۔ تین ماہ کے بعد کل آمد کا حساب لگایا گیا۔ تو میزان کو دیکھ کر لوگ حیران تھے۔ کہ انہوں نے اتنی بڑی رقم کس طرح دی ہے۔ کیونکہ جماعت کی ۴۶ سالہ زندگی میں پہلا موقعہ تھا کہ عام چندوں کی موجودگی میں اتنی بڑی رقم ایک قلیل سی مدت میں احباب نے پیش کر دی جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ احباب کو جماعت احمدیہ کی حقانیت اور اس کے لئے قربانی کرنے کی قیمت کا بخوبی علم ہے۔ اللھم زد فزد

فضل عمر کالج کا اجراء

مندرجہ بالا قربانیوں کا ہی نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور دار السلام کی پہلی منزل چار ماہ کے عرصہ میں ہی مکمل ہو گئی کہ ۱۶ جنوری ۱۹۶۲ء کو اس میں جماعت احمدیہ کا پہلا تعلیمی ادارہ برائے سیکنڈری ایجوکیشن جاری ہوا۔ محکمہ تعلیم کے افسر دو تین بار معاینہ کے لئے آ چکے ہیں جنہوں نے بلڈنگ کی موزونیت کو بہت ہی پسند کیا۔ اور جماعت کی قربانی کو سراہا اور ہمارے طریقہ تعلیم کو پسند فرمایا الحمد للہ۔ اس سال کالج میں صرف I×II Form جاری کی گئی ہیں۔ بعد ازاں جنوری ۱۹۶۳ء سے سینئر کیمبرج تک کی کلاس کو جاری کرنے کا پروگرام ہے۔ ایک سائنس لیبارٹری۔ عمدہ لائبریری وریڈنگ روم اور کھیلوں کا میدان بھی ۱۹۶۲ء میں مکمل کرنا پروگرام میں شامل ہے۔ جلسوں کے لئے وسیع ہال بھی مکمل ہو چکا ہے۔

ایک وسیع مسجد

اب دار السلام بلڈنگ کی اوپر کی منزل پر کام جاری ہے۔ اور عید الفطر کے بعد تین وقار عملوں کے ذریعہ سے مسجد کی چھت مکمل کرنے کا پروگرام ہے۔ یہ مسجد ۶۰×۶۰ فٹ ہوگی۔ غالباً سارے ماریشس میں یہ پہلی مسجد ہوگی۔ جو اتنی بڑی اوپر کی منزل پر ہوگی۔

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کر لو کہ گویا نئی زندگی ہو

"اصل بات یہی ہے کہ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے ویرانہ کو آبادی اور آبادی کو ویرانہ بنا دیتا ہے۔ شہر بابل کے ساتھ کیا کیا۔ جس جگہ انسان کا منصوبہ تھا کہ آبادی ہو وہاں مشیت ایزدی سے ویرانہ بن گیا اور اُلوؤں کا مسکن ہو گیا۔ اور جس جگہ انسان چاہتا تھا کہ ویرانہ ہو وہ دنیا بھر کے لوگوں کا مرجع ہو گیا۔ پس خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوا اور تدبیر پر بھروسہ کرنا حماقت ہے اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کر لو کہ معلوم ہو کہ گویا نئی زندگی ہے استغفار کی کثرت کرو۔ جن لوگوں کو کثرت اشغال دنیا کے باعث کم فرصتی ہے۔ ان کو سب سے زیادہ ڈرنا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد اول ص۲۶۵)

گی عیدین کی نمازوں کے لئے احباب کی کثرت کے پیش نظر عورتوں کے لئے نماز کی جگہ اس مسجد سے باہر ہی بنانی پڑے گی۔

یہ مختصر سی تفصیل ہے جس نے دارالسلام کی بہم سالہ پرانی ٹین اور لکڑی کی عمارت کو ایک شاندار سیمنٹ بلڈنگ میں تبدیل کر دیا ہے۔ احباب کے تعاون اور قربانیوں کا چرچا آج ماریشس کی ہر قوم میں بطور نمونہ پیش کیا جا رہا ہے عوام کے علاوہ افسر بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہے یہاں تک کہ روز ہل کے میونسپل بورڈ نے بھی دارالسلام بلڈنگ فنڈ میں مبلغ پانچ سو کا عطیہ مرحمت فرمایا اور احمدی عورتوں نے روایات سابقہ کا خیال کرتے ہوئے اپنے زیورات تک بھی پیش کئے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مسجد کی تکمیل کی بھی توفیق جلد عطا فرمائے اور اس شاندار عمارت کو احمدیت کے نور کو پھیلانے کا ایک عظیم سنٹر بنا دے۔ آمین

پبلک جلسے

عرصہ زیر رپورٹ میں جماعت احمدیہ کا سب سے کامیاب پبلک جلسہ ۲۵ اگست ۱۹۶۱ء کو عید میلاد النبی صلعم کا تھا۔ دارالسلام ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور جن لوگوں کو اندر جگہ نہ مل سکی ان کی خدمت لاؤڈ سپیکر کر رہا تھا۔ جلسہ کا اعلان اخبارات کے علاوہ بذریعہ پوسٹر زائد دعوتی کارڈوں کے بھی کیا گیا تھا۔ جلسہ کی صدارت ایک ہندو ایم۔ ایل۔ سی نے کی جس نے اپنی افتتاحی تقریر میں شاندار الفاظ میں حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو خراج تحسین پیش کیا اور عوام میں تحریک کی کہ وہ اتنی بڑی شان کے مذہبی ریفارمر کا ان کے شایان شان احترام کریں اور توجہ سے ان کے سوانح حیات اور تعلیمات کو سنیں بعد ازاں ہندو اور عیسائی دوستوں نے تقاریر کیں۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا یونیورسل ریفارمر ہونے کا دعویٰ اور دلائل پیش کئے جس کو غیر از جماعت دوستوں نے بھی پسند کیا۔ پھر جماعت کے پریذیڈنٹ مسٹر عبدالستار سوکیہ نے تقریر کی اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اس موقعہ پر خدام الاحمدیہ ماریشس کے سالانہ تربیتی کیمپ میں اوّل دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات دئیے گئے۔

جلسہ ختم ہوتے ہی نئے دارالسلام کی بنیادیں کھودنے کی افتتاحی رسم ادا کی جس میں ہر مذہب و ملت کے لوگوں نے حصہ لیا۔

ماہانہ جلسے

روز ہل میں ہر ماہ ایک پبلک جلسہ کیا جاتا رہا اور جب دارالسلام ہال کی پرانی عمارت کو گرایا گیا تو اس عرصہ کے لئے پرشس کونسل والوں نے اپنا سجا سجایا ہال دے دیا جس میں ہمارے جلسے باقاعدگی سے ہوتے رہے۔ جن کا ذکر پریس میں آتا رہا اور احمدیہ لٹریری سرکل پر بھی ایک تعارفی نوٹ ایک روزنامے میں شائع ہوا۔ گذشتہ عرصہ میں مختلف مذہب و ملت کے اہم نمائندوں نے ۱۔ "سائنس اور مذہب" ۲۔ "عورت کی پوزیشن" ۳۔ "Unity in Diversity" ۴۔ "روزے" جیسے اہم مضمونوں پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور ہمیشہ ہی اسلامی نکتہ نگاہ غالب رہا۔ ان کے علاوہ تین بار سوال و جواب کی مجالس بھی ہوئیں جن کو BRAINS TRUST کا نام دیا گیا۔ سوال پبلک کی طرف سے پہلے منگوا کر ترتیب دئیے جاتے تھے اور جلسہ کے وقت پریذیڈنٹ کے سپرد کئے جاتے تھے۔ جواب دینے والے بورڈ کے ممبران میں ملک کے چوٹی کے آنیبر سیاستدان مذہبی لیڈر، علمی ماہرین شامل ہوتے رہے۔ یہ سب مجالس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت ہی کامیاب رہیں۔ جلسہ گاہ ہمیشہ ہی احباب سے پُر ہوتی تھی۔ پریس نے بھی تعاون کیا اور عوام کو بہت فائدہ پہنچانے کا موقعہ ملا۔ خصوصاً روزمرہ کے مضمونوں پہ اسلامی نکتہ نگاہ کی وضاحت کا موقعہ ملتا رہا۔ جلسہ سے پہلے اور بعد میں لٹریچر بھی تقسیم کیا جاتا رہا۔

بیرونجات میں پبلک جلسے

روز ہل سے باہر کی جماعتیں بھی اپنے اپنے ہاں پبلک جلسوں کا انتظام پبلک جگہوں پر کرتی رہیں۔ اس قسم کے دس جلسے ہوئے جن کا اعلان بذریعہ اخبارات اور ہینڈ بل کیا جاتا رہا۔ بعض جگہ جہاں بجلی کا انتظام تھا لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا جاتا رہا۔ سامعین میں احمدیوں کے علاوہ غیر از جماعت مسلم اور غیر مسلم احباب کثرت سے شامل ہوتے رہے۔

دیگر تبلیغی لیکچرز

مندرجہ بالا مواقع کے علاوہ کئی اور جگہ بھی تبلیغی لیکچرز کے مواقع ملتے رہے۔ مثلاً تین احمدی بھائیوں نے اپنے اپنے نئے مکان بنانے کی خوشی میں اپنے ہاں درس القرآن کا انتظام کیا۔ لوگ کثرت سے شامل ہوئے ان مواقع پر جماعت احمدیہ کے خصوصی مسائل اسلامک کلچر کی خدمت وغیرہ پہ تقریریں کیں دو خطاب نکاح کا انتظام بھی وسیع پیمانہ پر کیا گیا۔ تا غیر از جماعت دوستوں کے سامنے اسلامی نکاح کی فلاسفی (احمدی ۲)

یوم مسیح موعودؑ کی تقریب پر

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

مؤرخہ ۲۵ مارچ کو پاکستان کے طول و عرض میں مرکز کی زیر ہدایت احمدی جماعتوں نے یوم مسیح موعود منایا اور جلسے منعقد کئے۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارناموں کا تذکرہ کیا گیا۔ جلسوں کی تفصیلی روئداد بوجہ قلت گنجائش شائع نہ ہو سکے گی۔ اس لئے جن جماعتوں کی طرف سے جلسوں کی روئدادیں موصول ہوئی ہیں ذیل میں ان کا نام درج کیا جاتا ہے:۔

مقالی شہر۔ جہلم شہر۔ گنج مغلپورہ لاہور۔ لجنہ اماء اللہ کراچی۔ ڈھاکہ (مشرقی پاکستان) لجنہ اماء اللہ کنری۔ جھنگ صدر۔ خوشاب۔ چک ۹۸ شمالی سرگودھا۔ نوکوٹ۔ لائلپور۔ شادیوال ضلع گجرات۔ کاچیلو ضلع تھرپارکر۔ ندرگاہ ضلع بڈگام (انڈیا) لجنہ اماء اللہ لائلپور:۔

شکریہ احباب و درخواست دعا

(از مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب ابن حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب مرحوم و مغفور)

والد محترم حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی وفات پر بزرگان سلسلہ و احباب جماعت نے جس خلوص اور ہمدردی کے ساتھ بکثرت تاروں اور خطوط اور ملاقاتوں کے ذریعے ہمارے خاندان کے ساتھ تعزیت کا اظہار فرمایا ہے۔ اس کا ہمارے قلوب پر بڑا گہرا اثر ہے سچ تو یہ ہے کہ یہ سب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت ہے۔ جس نے ہمیں اخوت کی لڑی میں پرو رکھا ہے۔ عاجز کوشش کرے گا کہ انفرادی طور پر بھی سب خطوط کا جواب لکھوں مگر اس میں تاخیر ہو جائے گی۔ اس لئے میں الفضل کے ذریعہ سے تمام بزرگوں اور دوستوں کا اپنی طرف سے اپنی والدہ صاحبہ محترمہ اور اپنے خاندان کے جملہ افراد کی طرف سے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

حضرت اباجان کی آخری علالت صرف دو دن اور ایک رات کی تھی۔ جس میں اس عاجز کو آپ بہت یاد فرماتے رہے۔ الحمد للہ کہ عاجز کو آپ کی خدمت کا موقع ملا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اب مجھے حضرت والدہ صاحبہ کی خدمت کرنے کی اور انجمن ترقی اسلام کے کام کو (جس کے لئے حضرت والد صاحب کی زندگی تھی) احسن طریق سے چلانے کی توفیق عطا فرمائے تا حضرت اباجان نے اشاعت لٹریچر کا جو وسیع کام شروع کر رکھا تھا۔ وہ آپ کی وفات کے بعد بھی آپ کے نام سے ہی عمدگی کے ساتھ جاری رہے۔

خاکسار آخر میں پھر اپنی والدہ صاحبہ محترمہ اپنے برادر اکبر سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب اور دیگر تمام افراد خاندان کی طرف سے تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

خاکسار (سیٹھ) یوسف احمد الہ دین (سکندرآباد دکن)

م۔ نکتہ نگاہ سے پیش کی جائے۔ جس کو سامعین نے بہت ہی پسند فرمایا۔

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

۷ جنوری ۱۹۶۲ء کو نئے دارالسلام ہال میں ہمارا سالانہ جلسہ ہوا۔ ایسوسی ایشن کا سالانہ جنرل اجلاس پہلے ہوا جس میں انتخاب عہدیداران عمل میں لایا گیا۔ پھر جلسہ عام شروع ہوا۔ ۱۹۶۱ء کی رپورٹ کارگزاری پریذیڈنٹ صاحب نے پیش کی۔ بھائی احمدیہ اختر صاحب نے "ہم مسلمان ہیں" کے موضوع پہ ایک لمبی تقریر کی بھائی احمد حسین صاحب سوکیہ نے "تحریک جدید اور ہماری ذمہ داریاں" پہ تقریر کی۔ پھر خدام کا تقریری مقابلہ ہوا جس کا عنوان "احمدیت کا مستقبل ماریشس میں" تھا اوّل آنے والے کو انعام دیا گیا۔ اطفال الاحمدیہ کا نظموں اور تلاوت قرآن مجید کا مقابلہ ہوا۔ اختتامی تقریر خاکسار کی تھی جس میں احباب جماعت کو آئندہ سال ۱۹۶۲ء کا پروگرام بتا کر تحریک کی کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ جوش و خروش سے جماعتی پروگراموں میں حصہ لیں تا خدا تعالیٰ کے عظیم الشان وعدوں کو ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ لیں۔ حاضرین جلسہ ماریشس کے سب علاقوں سے آئے ہوئے تھے

(باقی)

ہفتۂ وصیت کے بعد

عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ کا فرض

(از مکرم قاضی عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

امسال بھی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ وایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فیصلہ مجلس مشاورۃ ۱۹۵۵ء کے ماتحت وصایا کی تعداد بڑھانے پر زور دینے کے لئے "ہفتۂ وصیت" (۱۲ مارچ لغایت ۱۸ مارچ) مقرر کیا گیا۔ اور وہ ہفتہ گذر بھی گیا۔ اس کے نتائج و اثرات کے متعلق توفی الوقت کچھ کہنا مشکل ہے۔ اس کے لئے کچھ وقت انتظار کرنا پڑیگا کہ جماعتوں کی کوشش اور احباب کی مساعی کس طرح اور کس حد تک بار آور اور نتیجہ خیز ہوتی ہے فی الحال میں اُن احباب و اصحاب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میری درخواست کو قبول فرماتے ہوئے میری قلمی اور لسانی امداد فرمائی۔ اور مسئلہ وصیت کے متعلق مختلف زاویوں سے اپنے خیالات کو نظم و نثر میں جماعت کے سامنے پیش کیا اور "تحریک ہفتہ وصیت" کو زیادہ سے زیادہ مؤثر بنانے کی کوشش کی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ گو مجھے اس بات کا افسوس بھی ہے کہ بعض اصحاب نے میری التجا کو درخور اعتنا نہیں سمجھا۔ اور یاددھانیوں کا جواب تک دینے کی تکلیف بھی نہیں فرمائی۔ اُن کے لئے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو بہتر صورت میں تلافی مافات کی توفیق عطا فرمائے۔ اور وہ اپنے علمی خزانوں کا منہ کھول کر جماعت کو ان سے فیضیاب کر سکیں۔

"ہفتہ وصیت" کے لئے اپنے اس غلام کی درخواست پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خاص پیغام کے ذریعہ جن مختصر اور جامع الفاظ میں احباب جماعت کو وصایا کرنے اور وصایا کروانے کے لئے متوجہ فرمایا ہے اُن سے ظاہر ہے کہ تحریک وصیت کو صرف "ہفتہ وصیت" کے اندر محدود رکھنا اصلی مقصد نہیں ہے بلکہ اصل مقصد اور اصل غرض یہ ہے کہ اس تحریک کو جاری رکھا جائے تا آنکہ آئندہ سال کا دوسرا "ہفتہ وصیت" آجائے اور دلوں میں پھر ایک تازہ جوش اور نیا ولولہ پیدا کر دے تاکہ سستانے والے پھر اٹھ کھڑے ہوں اور سونے والے پھر بیدار ہو جائیں اور اسی طرح ہر سال ہوتا چلا جائے۔ ورنہ جس تحریک پر صرف چند معدودہ ایام میں زور دیا جائے اور پھر اس کی طرف سے توجہ ہٹالی جائے یا پوری توجہ نہ کی جائے وہ تحریک اُن مقررہ ایام کے گذرنے کے بعد بے اثر ہو کر رہ جاتی ہے چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل مجریہ ۲۴ رجون ۱۹۶۰ء میں فرماتے ہیں کہ :-

"جب تک دریا کی طرح ایک تحریک چلتی نہ چلی جائے اس وقت تک لوگوں کا اس پر قائم رہنا مشکل ہوتا ہے"

اس ارشاد سے ظاہر ہے کہ تحریک وصیت جیسی اہم اور عظیم الشان عالمگیر تحریک پر کس قدر مسلسل اور متواتر اور منظم طریق پر زور دینے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ حضور نے اپنے پیغام میں ارشاد فرمایا ہے کہ :-

"پس میں اس پیغام کے ذریعہ جماعت کے ہر فرد کو جس کا گذارہ ماہوار آمدن یا جائیداد پر ہے نظام وصیت میں شامل ہونے کی تحریک کرتا ہوں اور ہر مرکزی اور مقامی جماعت کے عہدہ داروں کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اس طرف خاص توجہ کریں"

پھر فرمایا کہ :-

"اس غرض کے لئے مناسب ہوگا کہ ہر جماعت میں سیکرٹری وصایا مقرر کئے جائیں جو اس تحریک کو چلاتے رہیں اسی طرح اُمراء اور مربیانِ سلسلہ کو بھی چاہیئے کہ وہ اس تحریک کو زندہ رکھنے کی کوشش کریں"

مگر جہاں اس تحریک پر منظم طور پر اور مسلسل زور دینے کی ضرورت ہے تاکہ سلسلہ کی مالی حالت مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جائے وہاں اس احتیاط کی بھی بڑی ضرورت ہے کہ صرف اور صرف اُنہی مردوں اور عورتوں کی وصیتیں کروائی جائیں جن کے متعلق عہدہ داروں کو اطمینان ہو کہ اُن کی دینی اور اخلاقی حالت تسلی بخش ہے اور قربانیوں کے اس امتحان میں استقامت اور مداومت اختیار کر سکتے ہیں۔ کیونکہ نظام وصیت سے اصل منشاء اموال کا جمع کرنا نہیں۔ اموال اس سلسلہ میں ثانوی حیثیت رکھتے ہیں بلکہ اصل منشاء اس نظام کا اسلام کی خدمتگذار پاک روحوں کو ایک جگہ جمع کرنا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا فرماتے ہیں :-

"اے میرے قادر کریم! اے خدائے غفور و رحیم! تو صرف اُن لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اور جیسا کہ حق ایمان اور طاعت کا ہے بجا لاتے ہیں۔ اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے۔ اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین رب العالمین"

گو وصیت کرنے والے ان اوصاف سے متصف ہونے چاہئیں جو اس ارشاد میں اور اس کے سیاق و سباق میں مذکور ہیں۔ مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ کرید کرید کر اور تجسس کے ساتھ لوگوں کے عیوب تلاش کرنا بھی منع ہے اور یہ ناپسندیدہ بات ہے۔ اللہ تعالیٰ جس شخص کی کمزوریوں کی پردہ پوشی فرماتا ہے ہمارا حق نہیں کہ اس کے عیوب کو تلاش کرتے پھریں۔ جو شخص بظاہر نیک اور مخلص ہے اُس کے باطن کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر کے ہمیں اسے نیک اور مخلص ہی سمجھ لینا چاہیئے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"میں یقین رکھتا ہوں کہ وصیت کرنے سے ایمانی ترقی ضرور ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس زمین میں متقی کو دفن کرے گا۔ تو جو شخص وصیت کرتا ہے اُسے متقی بھی بنا دیتا ہے"

پس جو شخص بظاہر نیک اور مخلص اور سلسلہ کا خادم ہے اُس کی وصیت کر کے مرکز میں بھجوا دینی چاہیئے۔ بشرطیکہ وہ اپنی جائداد یا اپنی ماہوار آمدنی جس پر اُس کا گذارہ ہے اُس کا حصۂ وصیت (۱/۱۰ سے ۱/۳ تک) دینا منظور کرے۔

اصل بات جس کی طرف اِن سطور میں مرکزی اور مقامی عہدہ داروں کو توجہ دلانا مقصود ہے وہ یہ ہے کہ سلسلہ کی مالی حالت کو زیادہ سے زیادہ مستحکم اور مضبوط بنانے اور اشاعت اسلام کے مقدس فریضہ کو بطریقِ احسن سرانجام دینے کے لئے وہ اپنے اپنے حلقۂ کار اور حلقۂ اثر میں تحریکِ وصیت کو منظم طریق پر اور مسلسل جاری کریں اور جاری رکھیں۔ اور اس کے لئے ہر جماعت میں سیکرٹری وصایا مقرر کئے جائیں جیسا کہ حضور کا ارشاد ہے اور ایسے اصحاب مقرر کئے جائیں جو خود مخلص اور موصی ہوں۔ خود وصیت کی عظمت کو سمجھتے ہوں اور غیر موصی احباب پر اس کی اہمیت اور ضرورت کو واضح کر سکیں۔ "او خویشتن گم است کرا رہبری کند" کے مصداق نہ ہوں۔ غیر موصی احباب سے ملتے ملاتے اور انہیں وقتاً فوقتاً تحریک کرتے کے لئے اپنے اوقات کی قربانی کر سکیں۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ مرکزی اور مقامی عہدہ داروں سے مراد صرف مربی اصحاب اور اُمراء و صدر صاحبان ہی نہیں ہیں (گو سب سے پہلے مخاطب وہی ہیں) بلکہ سلسلہ کی ہر تنظیم کے عہدہ دار حضور کے پیغام کے مخاطب ہیں۔ مثلاً انصار اللہ کی تنظیم ہے۔ خدام الاحمدیہ کی تنظیم ہے۔ اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیم ہے۔ ہر تنظیم میں ایسا انتظام ہونا چاہیئے جو تحریک وصیت کو جاری رکھے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسالہ الوصیت اور سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی تقریر نظام نو پڑھنے اور سننے والے جانتے ہیں کہ تحریکِ وصیت کوئی وقتی اور معمولی تحریک نہیں ہے۔ بلکہ یہ وہ عظیم المرتبت اور فقید المثال مبارک تحریک ہے جس میں اشاعت اسلام کے علاوہ افراد کی غربت اور فلاکت کا علاج مضمر ہے۔ جس میں قوموں اور ملکوں کی باہم چپقلش اور مفاسد اور بدعنوانیوں کا مداوا پنہاں ہے۔ اور جس کے ذریعہ سے امن و عافیت کے مضبوط اور مستحکم حصار تعمیر ہونے والے ہیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"غرض جیسا کہ میں نے بتایا ہے وصیت حاوی ہے اُس تمام نظام پر جو اسلام نے قائم کیا ہے بعض لوگ غلطی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ وصیت کا مال صرف لفظی اشاعت اسلام کے لئے ہے۔ مگر یہ بات درست نہیں۔ وصیت لفظی اشاعت اور عملی اشاعت دونوں کے لئے ہے۔ جس طرح اس میں تبلیغ شامل ہے اسی طرح اس میں اس نئے نظام کی تکمیل بھی شامل ہے جس کے ماتحت ہر فرد بشر کی باعزت روٹی کا سامان مہیا کیا جائے گا۔ جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کی منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دکھ درد اور تنگی کو دنیا سے انشاء اللہ مٹا دیا جائے گا۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ بے سامان پریشان نہ پھرے گا۔ کیوں؟ وصیت بچوں کی ماں ہوگی۔ جوانوں

(باقی صفحہ ۷ پر دیکھیں)

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن پشاور کا دوسرا سالانہ اجلاس

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن پشاور کا دوسرا اجلاس مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۶۲ء بوقت چار بجے شام مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور میں زیر صدارت مکرم منیر الدین احمد صاحب ایم اے (فائنل) منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جو خاکسار انعام اللہ اختر نے کی۔ خواجہ لطیف احمد صاحب نے درثمین سے نظم پڑھ کر سنائی۔ جس کے بعد خاکسار نے گزشتہ سالانہ اجلاس کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اور مکرم مبشر احمد صاحب نے اس ایسوسی ایشن کا تاریخی جائزہ لیا جس میں اس کے مقاصد میں حصول اور مشکلات اور طلباء میں احساس ذمہ داری پیدا کرنے کے لئے جو ذرائع اختیار کئے گئے تھے وہ تفصیل سے بیان کئے

اس کے بعد مکرم ڈاکٹر غلام اللہ صاحب ریسرچ سکالر پاکستان فارسٹ انسٹیٹیوٹ پشاور نے جو مہمان خصوصی تھے اسناد اور انعامات تقسیم فرمائے۔ اس کے بعد ممبران کی چائے سے تواضع کی گئی۔ سب سے پہلے خان شمس الدین خان صاحب نے طلباء سے "احمدی طلباء کی سلسلہ احمدیہ سے متعلق ذمہ داریاں" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد السلطان خان صاحب نے "احمدی طلباء کی اپنے معاشرہ سے متعلق ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے انہیں خدمت خلق کی طرف خصوصاً توجہ دلائی۔ آخری تقریر مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ پشاور نے "اسلام میں تعلیم کا مقصد اور احمدی طلباء کی ذمہ داریاں" پر فرمائی۔ اجتماعی دعا کے بعد اجلاس سوا چھ بجے ختم ہوا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب احمدی طلباء کو اپنے فرائض کے سمجھنے کی توفیق دے اور امتحانات میں اعلیٰ سے اعلیٰ کامیابی عطا کرے۔ آمین

(انعام اللہ اختر۔ جنرل سیکرٹری)

خدام الاحمدیہ کا سالانہ امتحان

خدام نوٹ کر لیں کہ سال رواں کی شعبہ تعلیم کی سکیم کے حصہ ۱ کی شق ۲ کے مطابق ماہ ستمبر ۶۲ء میں خدام الاحمدیہ کا سالانہ امتحان ہوگا۔ جس میں کل تین پرچے ہوں گے مجموعی طور پر اول دوم آنے والے خدام کو سالانہ اجتماع ۱۹۶۲ء کے موقع پر بالترتیب ۳۰/- اور ۲۰/- روپے کے انعامات دیئے جائیں گے۔ کل نمبر ۳۰۰ ہوں گے۔

نصاب درج ذیل ہے:۔

پہلا پرچہ } ۱۔ قرآن کریم:۔ پہلے دس پارے ترجمہ و معمولی تفسیر (تفسیر صغیر)
۱۰۰ نمبر } ۲۔ حدیث شریف:۔ ریاض الصالحین نصف اول۔

دوسرا پرچہ } (۱) کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام:۔ کشتی نوحؑ۔ ایک غلطی کا ازالہ۔ الوصیت
۱۵۰ نمبر } اسلامی اصول کی فلاسفی۔
(۲) کتب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ:۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام
دعوۃ الامیر۔ سیرۃ الرسل۔
(۳) اشعار حضرت مسیح موعود علیہ السلام:۔ اردو ۸۰ عربی ۱۰، فارسی ۱۰

تیسرا پرچہ } عام دینی معلومات:۔ امدادی کتب۔ دیباچہ تفسیر القرآن۔
۵۰ نمبر } سلسلہ احمدیہ۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

(۱) ماسٹر صدرالدین صاحب درد گردہ کے مرض میں مبتلا ہیں احباب جماعت انکی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (احمد الدین احمدی دکاندار گوجرانوالہ)

(۲) میرے والد صاحب تقریباً دو ماہ سے دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور والدہ صاحبہ بھی تقریباً دو سال سے بیمار ہے احباب سے دعا کی درخواست کرتی ہوں (غضنفر نگر بیگم ۲۱ پرانی انارکلی۔ لاہور)

(۳) میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ اہلیہ ملک ظہور الدین خان صاحب مردان ضلع نواب شاہ کی صحت کچھ عرصہ سے خراب ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (ملک محمد صفی اللہ)

الکشن اور مسلمان

نوٹ:۔ ضروری نہیں کہ ادارہ ہر امر سے متفق ہو ———— "

ذیل کا سوالنامہ ایک مشہور کل ہند جماعت کی طرف سے شروع اگست میں موصول ہوا تھا۔

جماعت کی مجلس شوریٰ منعقدہ ۱۰ جولائی ۱۹۶۱ء میں ایک کمیٹی اس سوال پر غور کرنے کے لئے تشکیل دی گئی ہے کہ اقامت دین کے لئے الیکشن کی راہ کن صورتوں میں کس حد تک اور کن شرائط کے ساتھ اختیار کی جا سکتی ہے اور موجودہ حالات میں جماعت کو اس سلسلہ میں کیا موقف اختیار کرنا چاہیئے یہ بھی طے کیا گیا ہے کمیٹی اس مسئلہ پر غور کرتے وقت جماعت کے علماء اور ارباب فکر اور جماعت کے باہر کے علماء کی آراء کو بھی سامنے رکھے گی۔ چنانچہ آپ سے درخواست کی جاتی ہے کہ مسئلہ مذکورہ کے بارے میں آپ کمیٹی کو اپنی رائے عالی سے استفادہ کا موقع عنایت فرمائیں خاص طور سے حسب ذیل سوالات کے بارے میں ہم آپ کا نقطۂ نظر شرعی دلائل و وجوہ کے ساتھ معلوم کرنے کے خواہشمند ہیں۔

۱۔ اسلام کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ اقتدار اعلیٰ کا مالک اللہ ہے اور تشریع نیز قانون سازی کا حق صرف اللہ کے لئے مخصوص ہے اور انسان جو کچھ قانون سازی کا حق رکھتا ہے اسکے تحت ہے نہ کہ اس سے آزاد جبکہ موجودہ جمہوریت میں اقتدار اعلیٰ جمہور کو حاصل ہے اور اس کے منتخب نمائندے قانون سازی میں ہر طرح آزاد ہیں ایسی صورت میں موجودہ قانون ساز اداروں (پارلیمنٹ اسمبلیوں وغیرہ) کی ممبری یا ان کے کسی امیدوار کو ووٹ دینا شرعاً کس طرح جائز ہو سکتا ہے؟

۲۔ اگر ایسے اداروں کا ممبر بننا یا اس کی ممبری کے لئے کسی کو ووٹ دینا شرعاً غلط ہو تو کیا اس نیت سے وہ صحیح ہو سکتا ہے کہ اس کے ذریعے اسلام یا مسلمانوں کا کوئی مفاد پیش نظر ہے یا اسکو خود دستور کو صحیح اسلامی بنیادوں پر قائم کرنے اور اس کے لئے رائے عامہ ہموار کرنے کا ذریعہ بنانا مقصود ہے

۳۔ کسی موجودہ قانون ساز ادارے کا ممبر بننا اس کے بغیر ممکن نہیں کہ موجودہ دستور کی وفاداری کا حلف اٹھایا جائے۔ کیا اس حلف کے ساتھ رکنیت قبول کرنا شرعاً جائز ہے۔

۴۔ کیا آپ کے نقطۂ نظر سے پارلیمنٹ، اسمبلیوں، کونسلوں اور لوکل باڈیز وغیرہ کی حیثیتیں اس لحاظ سے مساوی نہیں ہیں کہ یہ سب ایک ہی غیر الٰہی نظام کے کل پرزے ہیں اور ان سب میں کم و بیش جمہور ہی کو اقتدار اعلیٰ اور قانون سازی کا حق حاصل ہے یا آپ کے نزدیک بجائے کوئی دوسری رائے رکھتے ہیں۔ اگر رکھتے ہیں تو براہ عنایت اسے واضح فرمائیں۔

(جوابات ذیل اسی زمانے میں روانہ کر دئے گئے تھے)

مکرم بندہ وعلیکم السلام

سوالنامہ کے مختصر جوابات عرض ہیں:۔

(۱) اصول تشریع کی یہ تشریح کہ قانون سازی علی الاطلاق اور ہر صورت میں اللہ ہی کا مخصوص حق ہے۔ خود ہی غیر صحیح۔ غیر متوازن و مبالغہ آمیز ہے۔ قانون کے بیسیوں چھوٹے چھوٹے جزئیات جو دائرہ مباحات میں آتے ہیں محض عقل و تمیز کے ماتحت ہیں اور گویہ قوت بھی عطیہ خداوندی ہی ہے۔ لیکن بہر حال ان جزئیات کا براہ راست کوئی تعلق ان الحکم الا للہ سے نہیں ——— اور اسی لئے موجودہ قانون ساز اداروں (دیہاتی پنچایت گھر، شہر کارپوریشن وغیرہ) کی تشکیل کلیتہً غلط نہیں صرف جزئیۃً غلط ہے۔

(۲) جی ہاں۔ اس نیت اور مقصد سے ووٹ دینا بے شک صحیح ہوگا۔ کہ اس سے کوئی فوری نفع اسلام یا مسلمانوں کو پہنچے گا یا اس سے دستور کو اسلامی خطوط پر قائم کرنے میں کچھ مدد ملیگی

(۳) سوال زیادہ مشکل نہیں مطلق وفاداری کا حلف تو ظاہر ہے کہ کسی غیر اللہ کے لئے جائز نہیں لیکن اگر ایک محدود و مباح دائرہ ہی کے اندر وفاداری مقصود ہے تو حلف میں کیا مضائقہ ہے؟ ——— یہ تو بالکل ایسا ہی ہوگا جیسا کہ ریل کے مسافر سے ڈرائیور کا وفادار رہنے اور مریض سے ڈاکٹر کا وفادار رہنے کا حلف اٹھوایا جائے۔

(۴) جواب اول کے پیش نظر ان اداروں کی شرکت کو قطعی حرام کہنا درست نہ ہوگا۔ صرف خلاف احتیاط کہا جا سکتا ہے لیکن اگر دوسرے ملی مصالح و دینی منافع پیش نظر ہوں تو یہ بھی نہیں کہا جائے گا۔ اصل مبالغہ "غیر الٰہی نظام" کی علی الاطلاق تعبیر سے پیدا ہو رہا ہے۔

والسلام عبد الماجد

(صدق جدید ۲۳ مارچ ۱۹۶۲ء)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

(بقیہ صفحہ ۵)

کی باپ ہوگی۔ عورتوں کا سہاگ ہوگی۔ اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس کے ذریعہ سے مدد کرے گا۔ اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا۔ بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائیگا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہیگا نہ غریب نہ قوم قوم سے لڑے گی۔ بلکہ اس (نظام وصیت۔ ناقل) کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔"

پس کون دیوانہ یہ خیال بھی کر سکتا ہے کہ دنیا میں ایسا عظیم الشان اور بابرکت انقلاب سال میں صرف ایک "ہفتہ وصیت" منا لینے سے پیدا ہو سکتا ہے یا صرف ایک مہینہ یا صرف ایک سال تک تحریک کرتے رہنے سے یہ خوش آئند تغیر دنیا میں برپا ہو سکتا ہے ؎

ایں خیال است و محال است و جنوں۔ اس انقلاب سے دنیا کو روشناس کرانا بالکل "نیا آسمان اور نئی زمین" بنانے کے مترادف ہے اور دنیا اس انقلاب سے روشناس ہو نہیں سکتی جب تک اس کے لئے مسلسل جدوجہد نہ کی جائے۔ اور منظم طریق پر نہ کی جائے۔ پس

(۱) ضرورت ہے کہ مسلسل جدوجہد جاری رکھی جائے۔

(۲) ضرورت ہے کہ ہر تنظیم میں کام کرنے والے آدمی مقرر کئے جائیں یعنی سیکرٹری وصایا

(۳) ضرورت ہے کہ امراء و صدر صاحبان ان سیکرٹریوں کے کام کی نگرانی رکھیں

(۴) ضرورت ہے کہ اس سلسلہ میں جماعت کے اندر کثرت سے لٹریچر تقسیم کیا جائے (یہ مرکز کا کام ہے)

(۵) ضرورت ہے کہ اس مسئلہ سے جماعت کی نئی پود کو واقف کرایا جائے

(۶) ضرورت ہے کہ سلسلہ کے مرکزی اور مقامی عہدہ دار تحریک وصیت کو زندہ اور جاری رکھنے کے لئے اپنی تحریروں اور تقریروں میں جماعت کو توجہ دلاتے رہیں۔ اس کے لئے سلسلہ کے علماء کرام اور اہل قلم اصحاب خاص طور پر مخاطب ہیں۔ خواہ وہ مرکز میں ہوں یا مرکز سے باہر۔

(۷) ضرورت ہے کہ نمائندگانِ مجلس مشاورت بھی جنہوں نے حضور کا پیغام مشاورت کے آخری دن سنا اس پر پوری توجہ فرمائیں۔ کیونکہ حضور کا پیغام صرف ان کی اطلاع کے لئے نہیں سنایا گیا تھا بلکہ اطلاع اور تعمیل دونوں باتوں کے لئے تھا۔

(۸) اور بالآخر ضرورت ہے اس بات کی کہ وصیتیں ایسے ہی اصحاب سے کروائی جائیں جو دینی اور دنیوی دونوں لحاظ سے اس کے اہل ہوں۔ دینی لحاظ سے اس طرح کہ احکام اسلام اور شعائر اسلام کے پابند ہوں۔ سلسلہ کے مخلص خادم ہوں اور دنیوی لحاظ سے اس طرح کہ جو جائداد یا آمدنی وہ اپنی وصایا میں پیش کریں اس پر ان کا گزارہ ہو۔ اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک تقریر کے اقتباس مندرجہ الفضل مجریہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۶ء درج کر کے میں اپنے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:-

"سلسلہ کی آمد میں آج تک ایک خطرناک نقص رہا ہے اور میں اس کا مخالف رہا ہوں اور اب بھی ہوں۔ اور میری یہ رائے کبھی نہیں بدل سکتی کہ وصیت کے معاملہ کو غلط طور پر سمجھا گیا ہے جن لوگوں کی جائدادیں نہیں تھیں وہ وصیتیں کرتے چلے گئے ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصیت کو مالی قربانی قرار دیا ہے مگر ساٹھ فی صدی وصیتیں ایسی نکلیں گی کہ عام لوگ شب برات اور محرم پر جتنا خرچ کرتے ہیں۔ اس سے بھی کم انہوں نے دیا ہوگا۔ میں اس کی ہمیشہ مخالفت کرتا رہا ہوں اور میں سمجھ نہیں سکتا کہ میری یہ رائے کبھی بدل سکتی ہے کہ ایسے لوگوں کو ایک جگہ جمع کرنا حضرت مسیح موعود کے مدنظر نہ تھا۔ میرے نزدیک ہر وہ جائیداد جس سے کسی کا گزارہ نہیں چلتا اس کی اگر وصیت کرتا ہے تو وہ وصیت نہیں ہے۔ اسی لئے میں نے کارکنوں کو توجہ دلائی ہے کہ اس قسم کی وصیتیں فضول ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جن لوگوں کی جائیدادیں نہیں ان کی ماہوار آمد وصیت میں رکھی گئی ہے اور خواہ کوئی کتنی قلیل تنخواہ کا ملازم ہو اگر وہ اس تنخواہ کا دسواں حصہ دے دیتا ہے تو واقعی قربانی کرتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو وصیت کا منشاء سمجھنے اور اس کے مطابق خود عمل کرنے اور دوسروں سے عمل کروانے کی توفیق عطا فرمائے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

اساتذہ اپنے طلبہ میں ملک سے محبت کی روح پھونکیں

دولت کی بجائے انسانیت کے احترام کا جذبہ پیدا کیا جائے (بروہی)

حیدرآباد۔ سابق وزیر قانون مسٹر اے کے بروہی نے سندھ یونیورسٹی کے ہفتہ تعلیم کے موقع پر تعلیم اور قومی افادیت کے موضوع پر مجلس مذاکرہ میں تقریر کرتے ہوئے اساتذہ پر زور دیا کہ وہ طلباء میں ملک سے محبت اور محنت کرنے کے جذبات ابھارنے کے لئے اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور ایسی تعلیم دیں جو ہمیں ایک قوم کی حیثیت سے بلند نظریات کی تکمیل کی راہ دکھائے جس سے ملکی مسائل کو قومی سطح پر سوچنے اور ان کا حل تلاش کرنے کی فکر پیدا ہو۔

مسٹر بروہی نے کہا کہ ہمارا مطمع نظر یہ نہیں ہونا چاہئے کہ ہمارے دل و دماغ میں ذاتی حرص و آز۔ نفسانی خواہشات کی تکمیل خودغرضی۔ فرائض سے غفلت جیسے خیالات مستقل طور پر جاگزیں ہو جائیں ہمیں اپنے رہن سہن اور کام کاج کا معیار اتنا اونچا کرنا ہے کہ دنیا ہمیں رشک کی نگاہ سے دیکھے۔

مسٹر بروہی نے ملک کی صنعتی اور معاشی ترقی سے زیادہ اس بات پر زور دیا کہ یہاں انسانیت کا بول بالا ہو۔ آپ نے کہا اگر پاکستانیوں میں اسلام کی تعلیمات اور قرآن مجید کے فرمودات کے مطابق انسانیت کا احترام اور عزت کرنا باقی رہا تو یہ ملک کی سب سے بڑی دولت تصور کی جائے گی۔ محض کسی ملک میں کارخانے کھول دینے اور ایک خاص طبقے کے دولت مند ہو جانے سے تاریخ نہیں بنا کرتی اور نہ ہی ناجائز ذرائع سے امیر سے امیر تر بن جانا ہی کسی نئے ملک کے لئے فخر کا باعث ہوتا ہے۔ آپ نے کہا۔ نئی پود کو اب ایسی تعلیم کی ضرورت ہے جو اس کی انفرادی صلاحیتوں کو اجاگر کر سکے اور جس سے اس کی شخصیت کو ابھرنے کا موقع ملے۔ اگر ایک استاد اپنی زندگی اپنے شاگردوں کے سامنے نمونہ بن کر پیش کرے تو اس سے طلباء میں اچھے خیالات کو اپنانے کے جذبات ابھریں گے۔ مسٹر بروہی نے اساتذہ کو ریلوے کے ان "کانٹے والوں" سے تشبیہ دی جو ایک چلتی گاڑی کا رخ بدلنے کے لئے مامور ہوتے ہیں اور جن پر ساری گاڑی کے مسافروں کی "سلامتی" کا دارومدار ہوتا ہے۔ آپ نے کہا کہ اگر اساتذہ کسی طمع یا لالچ سے آزاد رہ کر خلوص دل سے طلباء میں حب الوطنی کے جذبات پیدا کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ نئی پود صحیح اسلامی تعلیم سے بہرہ ور نہ ہو۔

بجٹ کا ۵۶ فیصد تعلیم پر خرچ کیا جاتا ہے

لائلپور۔ مغربی پاکستان کے چیف سیکرٹری سید فدا حسن نے لائلپور کے سالانہ میلہ منڈی کے جلسہ تقسیم انعامات کی تقریب میں کہا۔ ضلع لائلپور کی زرعی ترقی تو بے مثال ہے۔ مگر یہاں صنعتیں بھی بڑی تیزی سے فروغ حاصل کر رہی ہیں اور قیاس کیا جاتا ہے کہ لائلپور صنعتی ترقی کے اعتبار سے زراعت پر بھی سبقت لے جائے گا۔ اس سے پیشتر ڈسٹرکٹ کونسل کے ایک رکن چودھری محمد افضل چیمہ نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ ڈسٹرکٹ کونسل اپنے میزانیہ (ایک کروڑ بیالیس لاکھ روپے) میں سے ۵۶ فیصد تعلیمی امور پر صرف کر رہی ہے اور اس ضلع میں دوسرے اضلاع سے زیادہ تعلیمی ادارے ہیں۔ ڈسٹرکٹ کونسل کے تحت ۲۳ ہائی سکول ۱۱۰ مڈل سکول، ۲۵ زنانہ مڈل سکول۔ ۱۳۰۸ طلبا کے پرائمری مدارس اور اڑھائی صد طالبات کے پرائمری سکول ہیں۔ تعلیم کی ہمہ جہتی ترقی کے لئے کونسل نے ایک پانچسالہ منصوبہ بنایا ہے۔ جس کی تکمیل کے بعد تعلیمی مدارس کی تعداد میں ۵۰ فیصد اضافہ ہو جائے گا۔

مسٹر چیمہ نے بتایا۔ لائلپور کے سالانہ میلہ منڈی سے ایک لاکھ تیس ہزار روپے آمدنی حاصل ہوئی ہے۔ دوسرے ماہانہ میلوں سے سالانہ سات لاکھ روپے آمدنی ہوتی ہے اس منڈی میں نیلی نسل کی ایک بھینس نے ۲۲۰۰ روپے قیمت پائی۔ یہ بھینس گھوڑوں م

۴ - اور مویشیوں کے قومی میلہ میں اول انعام حاصل کر چکی ہے۔ اس میلہ میں بھی ہزار سات سو جانور لائے گئے اور ۱۸ ہزار سے زائد جانوروں کی خرید و فروخت ہوئی۔

میلہ منڈی مویشیاں آٹھ روز کی سرگرمیوں کے بعد گزشتہ روز ختم ہو گیا۔ اختتامی تقریب میں ڈویژنل کمشنر اور ڈی آئی جی نے بھی شرکت کی۔ صوبائی حکومت نے اس میلہ میں نمایاں حیثیت حاصل کرنے والے جانوروں کو انعامات دینے کے لئے ایک ہزار تین سو روپے دئیے۔

درخواست دعا

کچھ عرصہ سے کمر میں درد ہے۔ اور دیگر مشکلات کی وجہ سے اکثر پریشان رہتا ہوں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت دے اور پریشانیاں دور فرمائے۔

حکیم سعد اللہ خاں احمدی سچا سودا
(ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع شیخوپورہ)

قبر کے عذاب سے بچو — کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

شمالی شام میں صدر ناصر کی حامی فوج نے بغاوت کر دی

برسرِ اقتدار فوجی کمان بھی مصر سے دوبارہ اتحاد کیلئے استصواب کرانے پر آمادہ ہو گئی

بیروت ۲ اپریل۔ شام کے شمالی علاقہ میں فوجی افسروں کے ایک گروپ نے دمشق کی سپریم فوجی کمان کے خلاف بغاوت کر دی ہے اور اعلان کیا ہے کہ وہ مصر اور شام کو دوبارہ متحد کرنے اور سپریم فوجی کمان کی تطہیر کے لئے جدوجہد جاری رکھیں گے تاکہ تخریب پسندوں کو فوجی کمان سے نکال دیا جائے باغی افسروں نے حلب کے ریڈیو سٹیشن پر قبضہ کر لیا ہے اور دعوےٰ کیا ہے کہ انہیں جنوبی اور وسطی سیکٹروں اور شام کے ساحلی علاقہ میں متعین فوجی افسروں کی حمایت حاصل ہے۔

باغی افسروں نے حلب میں آزاد افسروں کی فوجی کمان کے نام سے اپنا ہیڈ کوارٹر قائم کر لیا ہے۔ حلب میں فوجی افسروں کی بغاوت کی اطلاعات موصول ہونے پر دمشق میں سپریم فوجی کمان نے شام سے صبح تک کا کرفیو نافذ کر دیا ہے اور سرحدیں اور بندرگاہیں بند کر دی ہیں۔ مظاہروں اور پانچ یا پانچ سے زائد افراد کے اجتماع کی ممانعت کر دی ہے (دمشق کی سپریم فوجی کمان نے گذشتہ بدھ کے روز ناظم القدسی کی حکومت کو برطرف کر کے اقتدار سنبھال لیا تھا) سپریم کمان سے شمالی علاقہ کے فوجی افسروں کی بغاوت کے باعث اب شام میں اقتدار حاصل کرنے کے لئے مخالف رجحانات رکھنے والے دو فوجی گروہ میدان میں آ گئے ہیں۔ ان مخالف گروہوں کے درمیان کوئی پُرامن تصفیہ نہ ہونے کی صورت میں خانہ جنگی بھی ہو سکتی ہے۔ فی الحال یہ کہنا مشکل ہے کہ شام کے حالات کیا رخ اختیار کریں گے لیکن دمشق کی فوجی کمان نے جس نے ایک آزاد اور خود مختار ملک کی حیثیت سے شام کی علیحدہ حکومت برقرار رکھنے کا اعلان کیا تھا۔ کل صبح یہ اعلان کر دیا کہ وہ شام اور مصر کے دوبارہ اتحاد کی حامی ہے۔ اگرچہ سپریم فوجی کمان نے استصواب کی شرط کے ساتھ اتحاد کی مشروط حمایت کی ہے۔ لیکن سپریم فوجی کمان کے رویہ میں یہ تبدیلی ظاہر کرتی ہے کہ شام میں صدر ناصر کے حامی باغی افسروں کی تحریک کا پلہ بھاری ہے۔

پی آئی ڈی سی کے ارکان سے فرانسیسی مشن کی ملاقات

کراچی ۳ اپریل۔ فرانس کے اقتصادی وفد نے آج مسٹر جارج میتھرن کی قیادت میں پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے صدر لیفٹیننٹ جنرل حاجی افتخار احمد اور کارپوریشن کے دوسرے ڈائریکٹروں سے ملاقات کی۔ ڈیڑھ گھنٹے کی ملاقات کے دوران دس رکنی فرانسیسی وفد نے مشرقی اور مغربی پاکستان میں کارپوریشن کے بعض منصوبوں میں فرانسیسی قرضے کے استعمال کے سوال پر بات چیت کی۔ پہلے مرحلے میں فرانسیسی قرضہ مشرقی پاکستان میں ایک ڈی ڈی ٹی فیکٹری اور سٹریپٹو مائی سین کا ایک کارخانہ اور مغربی پاکستان میں چینی کا ایک کارخانہ قائم کرنے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ دوسرے منصوبوں میں فرانس کی امداد استعمال کرنے کے امکان پر تفصیلی گفتگو کی گئی۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں!

استصواب میں بیشتر سیاسی پارٹیاں ڈیگال کی پالیسی کی حمایت کریں گی

الجزائر میں خفیہ فوجی تنظیم اپنے ہیڈ کوارٹرز قائم کرنے میں ناکام رہی

پیرس ۳ اپریل۔ توقع ہے کہ آئندہ اتوار (۸ اپریل) کو جب فرانس میں الجزائر کے مستقبل کے بارے میں حکومت آزاد الجزائر اور فرانس میں حالیہ سمجھوتے پر استصواب ہوگا تو فرانس کی بیشتر سیاسی جماعتیں اس سمجھوتے کی حمایت میں ووٹ دیں گی۔ اس استصواب کے ذریعہ صدر ڈیگال قوم سے کہیں گے کہ وہ مسئلہ الجزائر حل کرنے کے لئے انہیں مکمل اختیار دے۔

مبصرین کو اس بارے میں شک نہیں کہ حکومت کو اکثریت کی حمایت حاصل ہوگی۔ صدر ڈیگال کی پارٹی نئی جمہوریہ کی یونین نے غیر مشروط حمایت کا اعلان کیا ہے۔ کمیونسٹ پارٹی نے بھی اپنے حامیوں سے کہا ہے کہ وہ سمجھوتے کی حمایت کریں۔ فرانسیسی وزیر اعظم موسیو مچل دیبرے نے کل رات ایک ٹیلی ویژن نشری تقریر میں توقع ظاہر کی کہ عوام کی اکثریت اس سمجھوتے کی حمایت کرے گی۔

الجزیرہ سے آمدہ ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ خفیہ فرانسیسی فوجی تنظیم نے اپنی کارروائیوں کا ہیڈ کوارٹرز قائم کرنے کی بڑے پیمانے پر جو کوشش کی تھی وہ ناکام ہو گئی ہے۔ اس ناکامی کا سبب فرانسیسی فوجی حکام کی جوابی کارروائی ہے خفیہ تنظیم نے اوران سے کوئی پچاس کلو میٹر دور ایک مقام منتخب کیا تھا جہاں وہ اپنا ہیڈ کوارٹر قائم کرنا چاہتی تھی کیونکہ یہ خیال کیا جاتا تھا کہ اس علاقہ کی آبادی اور اس علاقہ کے لیڈر موسیو بولیم جو فرانسیسی قومی اسمبلی کے نائب صدر ہیں فرانسیسی الجزائر پالیسی کے حامی ہیں۔ لیکن ...

موسیو بولیم نے ... کے منصوبے ...

میری بچی عزیزہ امۃ القیوم کی وفات

از مکرم مرزا معظم بیگ صاحب راولپنڈی

جیسا کہ الفضل میں یہ خبر شائع ہو چکی ہے میری پیاری بچی عزیزہ امۃ القیوم اہلیہ عزیزم مکرم پیر انوار الدین صاحب ۲۷/۳/۶۲ کو بقضائے الٰہی فوت ہو گئی ہے انا للہ و انا الیہ راجعون بزرگان سلسلہ۔ درویشان قادیان اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ عزیزہ کی مغفرت و بلندی درجات کے لئے دردمندانہ دعا فرما کر ممنون فرماویں۔ عزیزہ بہت ہی نیک صالح۔ متواضع خاص کر غریبوں کے لئے رحمدل۔ خوش اخلاق و مجسم تمام جملہ صفات حسنہ سے موصوف تھی۔ دوست و بزرگ احباب دعا فرماویں کہ جس طرح وہ یہاں اس زندگی میں خلق خدا سے حسن سلوک کرتی تھی اور ہر طرح ان کا خیال رکھتی تھی اور اپنے اوصاف حسنہ کی وجہ سے ہر دل عزیز تھی اسی طرح وہ اپنی ابدی زندگی میں بھی مولا کریم کو عزیز رہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی برکات سلامتی اور نوازشات سے نوازتا رہے اور ہر طرح وہ اس سے راضی ہو کر اس کے درجات بلند کرے۔ آمین۔ پانچ فرزند اور دو خورد سال بچیاں اس کی نشانی ہیں جو اس کی یاد تازہ کرتی رہیں گی۔ خداوند کریم ان سب کو اپنی رحمت اور سلامتی کے سایہ میں رکھے اور ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ ان کے معصوم دلوں کو تسکین اور صبر جمیل عطا فرمائے اور اپنی مرحومہ والدہ کی طرح جملہ صفات حمیدہ کا وارث بنائے آمین یا رب العالمین۔ عزیزم پیر انوار الدین صاحب کو بھی مضبوط دل سے صبر دے اور راضی بقضائے الٰہی رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار مرزا معظم بیگ عفی اللہ عنہ راولپنڈی)

اہالیان ربوہ احمد نگر و لالیاں کے طالبعلموں کیلئے

خوشخبری

ہمارے ہاں ہر جماعت کی کتب و کاپیاں نیز معیاری سٹیشنری۔ کراکری۔ کٹلری اور شربت وغیرہ اور دیگر ضروریات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔

پروپرائٹرز دار الحمد ...

غلہ منڈی ...

تین نہایت ہی اہم دوائیں

۱۔ اکسیر اپھارہ (اکسیر پیٹ) شفتل اور برسیم وغیرہ چارہ کی وجہ سے ہونیوالے جانوروں کے مہلک اور خوفناک اپھارہ کا مرض دور کرتی ہے ہر علاقہ میں اس دواء کا ہونا نہایت ضروری ہے قیمت فی پیکٹ ۱۲/- فی درجن ۶/- فی گرس ۸۴/-

۲۔ "بے بی ٹانک" بچوں کی ہر قسم کی کمزوری۔ سوکھے پن۔ دستوں اور دانت نکالنے کے زمانہ کی میٹھی دواء۔ ایک ماہ کورس ۳/-

۳۔ "کیوریٹو" تقریباً ہر نئی اور شدید مرض کا فوری مگر شافی علاج قیمت فی شیشی ۱۰۰ خوراک ۲/۵۰۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

سرگودھا بازار میں ہماری ایجنسی بشیر جنرل سٹور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴